18 ستمبر 1963

ازعدالت عظمیٰ

بابولال

بنام

اسٹیٹ آف اتر پردیش اور دیگران

(پی بی گجیندر کاڈکر، کے سبّا راؤ، کے این وانچو، جے سی شاہ اور راگھو بر دیال، جسٹسز)

ضابطہ فوجداری، 1898 (1898 کا ایکٹ 5) دفعات 476، 479اے—جعلی دستاویز کا استعمال— چاہے دفعہ 479اے (1) کے ذریعہ زیر غور جرم— دفعہ 479اے کی تشریح۔

ایک دیوانی مقدمے میں اپیل گزار سے گواہ کے طور پر پوچھ گچھ کی گئی اور اس نے ثبوت کے طور پر ایک معاہدہ پیش کیا، جو منسیف کی رائے میں جعلی تھا۔ تاہم، منسیف نے اپنے فیصلے میں ضابطہ فوجداری کی دفعہ 479اے کے تحت اپیل گزار پر مقدمہ چلانے کا حکم دینے کے لیے مطلوبہ رائے درج نہیں کی۔ مدعا علیہان 2 سے 5 جو مقدمے میں مدعی تھے، نے مقدمہ نمٹانے سے پہلے درخواست کی تھی کہ اپیل کنندہ کے خلاف ضابطہ فوجداری کی دفعہ 479اے کے تحت کارروائی کی جائے۔ مقدمے کو نمٹاتے ہوئے منسیف نے وہ رائے درج نہیں کی جو اسے درج کرنے کی ضرورت تھی اگر وہ چاہتا ہے کہ اپیل کنندہ کے خلاف دفعہ 479اے کے تحت کارروائی کی جائے۔ لیکن مدعا علیہان کی درخواست پر، منسیف نے ہدایت کی کہ اپیل کنندہ کے خلاف دفعہ 476 ضابطہ فوجداری کے تحت دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے دھوکہ دہی یا بے ایمانانہ طور پر کسی دستاویز کو حقیقی کے طور پر استعمال کرنے کے جرم کے لیے شکایت کی جائے جسے اپیل کنندہ جانتا تھا یا جس کے بارے میں یقین کرنے کی وجہ جعلی تھی۔ منسیف کے اس حکم کی ضلعی جج کی طرف سے اپیل میں تصدیق کی گئی، اور ہائی کورٹ میں بھی نظر ثانی کو مسترد کر دیا گیا۔ خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل میں،—

منعقد: (i) ضابطہ فوجداری کی دفعہ 479اے عدالت کے دائرہ اختیار کو خارج کرتی ہے کہ وہ صرف ضابطہ فوجداری کی دفعہ 195 (بی) اور (سی) کے تحت جرائم کے سلسلے میں دفعہ 476 سے 479 کے تحت کارروائی کرے جہاں عدالت کے سامنے پیش ہونے والے شخص یا گواہ نے عدالتی کارروائی کے کسی بھی مرحلے میں جان بوجھ کر غلط ثبوت دیا ہو یا عدالتی کارروائی کے کسی بھی مرحلے میں استعمال ہونے کے مقصد سے جان بوجھ کر جھوٹے ثبوت بنائے ہوں۔

(ii) تعزیرات ہند کی دفعہ 471 کے تحت قابل سزا جرم ضابطہ فوجداری کی دفعہ 479اے کے تحت تصور کردہ زمرے میں نہیں آتا ہے، اور اس لیے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 476 کے تحت کارروائی کرنے کا عدالت کا اختیار کمزور نہیں ہے۔

رگھوبر پرساد دودھ والا بمقابلہ چامن لال مہرا، [1964] 3 ایس سی آر 980 اور شبیر حسین بھولو بمقابلہ ریاست مہاراشٹر، [1963] ضمیمہ 1 ایس سی آر 501 کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1962: کی سول اپیل نمبر 708۔

سول ریویژن نمبر 60 آف 1960 میں الہ آباد ہائی کورٹ کے 31 جنوری 1962 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کے لیے کے آر کرشنا سوامی کے لیے سی بی اگروالا، کے پی گپتا۔

سی۔ پی۔ لال، مدعا علیہ نمبر 1 کے لیے

ایس پی سنہا اور ایم آئی کھوجا، جواب دہندگان کے لیے نمبر 2 سے 5۔

18 ستمبر 1963۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

شاہ۔ جے — جے رام اور تین دیگر — جنہیں بعد میں اجتماعی طور پر "مدعی" کہا جاتا ہے، نے بابو لال اپیلنٹ پر منیف، کوئل، ضلع علی گڑھ کی عدالت میں اس اپیل میں زمین کی ایک پٹی پر قبضہ کرنے، دیوار اور پتھر کی ایک سلیب کو ہٹانے اور مدعی گھر کی شمالی دیوار میں کچھ تعمیرات کی تعمیر پر روک لگانے کے حکم نامے کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ مدعیوں نے دعوی کیا کہ جے رام کی بیوی موہنی نے یکم اگست 1932 کو بیعنامہ کے ذریعے اس دکاندار سے مکان خریدا تھا جس کا نام موہنی بھی تھا، جس نے 25 جولائی 1917 کو اصل مالک کشن لال سے بیعنامہ کے ذریعے مکان خریدا تھا۔

بابو لال جو کشن لال کے بیٹے ہیں، نے استدعا کی کہ دکاندار موہنی نے اس دستاویز کے ذریعے گھر میں صرف لائف انٹرسٹ حاصل کیا تھا جس کے تحت جائیداد کشن لال نے اسے پہنچائی تھی اور مدعی کے پیشرو نے یکم اگست 1932 کے بیعنامہ کے تحت کوئی حق حاصل نہیں کیا تھا۔ اس عرضی کی حمایت میں بابو لال نے مقدمے کی سماعت میں ثبوت پیش کیا اور ثبوت میں 25 جولائی 1917 کا ایک معاہدہ پیش کیا جسے موہنی کے ذریعے انجام دیا جانا تھا، جس پر کشن لال نے ایوان کو یہ کہتے ہوئے آگاہ کیا تھا کہ اس کے حق میں فروخت کا دستاویز بغیر کسی غور کے تھا اور یہ کہ اس کا گھر میں صرف زندگی بھر کا مفاد تھا۔

ٹرائل جج نے فیصلہ دیا کہ بابو لال کی طرف سے بھروسہ کیا گیا معاہدہ "حقیقی نہیں" تھا اور مدعیوں کے مفاد میں پیشرو موہنی نے یکم اگست 1932 کے سیل ڈیڈ کے تحت متنازعہ گھر کا حق حاصل کیا تھا اور اسی بنیاد پر مقدمے کا فیصلہ کیا۔ ضلعی عدالت میں اپیل میں اس نتیجے کو چیلنج نہیں کیا گیا کہ معاہدہ حقیقی نہیں تھا۔

منصف کی طرف سے مقدمہ نمٹانے سے پہلے مدعیان نے درخواست دی تھی کہ بابو لال کے خلاف ضابطہ فوجداری کی دفعہ 479A کے تحت کارروائی کی جائے، کیونکہ بابولال نے عدالت کے سامنے جھوٹے ثبوت پیش کیے تھے، کہ اس نے اس معاہدے کو جعلسازی کی تھی۔ اسے، اور یہ کہ اس نے جھوٹے ثبوت گھڑے تھے اور مقدمے میں ایسے من گھڑت ثبوت استعمال کیے تھے، اور اس طرح اس نے تعزیرات ہند کی دفعہ 193، 209، 463 اور 471 کے تحت قابل سزا جرم کا ارتکاب کیا تھا۔ منصف نے مقدمے کا فیصلہ کرتے ہوئے اپنے فیصلے سے درخواست کو نمٹا نہیں دیا۔۔ مقدمے کے نمٹارے کے بعد مدعیوں نے اپنی طرف سے دائر درخواست پر حکم کے لیے منسیف کا رخ کیا۔ منیف نے مؤقف اختیار کیا کہ بابولال کے خلاف جان بوجھ کر جھوٹے ثبوت دینے یا اس طرح کی کارروائی کے لیے مقدمے میں استعمال ہونے کے مقصد سے جان بوجھ کر جھوٹے ثبوت بنانے کے جرم کے لیے کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی، جسے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 479 اے کے ذریعے روک دیا گیا تھا، لیکن ان کی رائے میں انصاف کے مفاد میں یہ مناسب تھا کہ بابو لال کے خلاف" دفعہ 463 اور 471 آئی پی کوڈ" کے تحت جرائم کے لیے شکایت درج کی جائے۔ اس حکم نامے کے مطابق 30 مئی 1959 کو بابولال کے خلاف 25 جولائی 1917 کے معاہدے کا استعمال کرتے ہوئے یا اس پر یقین کرنے کی وجہ رکھتے ہوئے کہ یہ ایک جعلی دستاویز تھی، دفعہ 463 انڈین پینل کوڈ کے ساتھ سیکشن 471 کے تحت جرم کا ارتکاب کرنے کا الزام لگاتے ہوئے شکایت درج کی گئی تھی۔ ٹرائل کورٹ کے ذریعے منظور کیے گئے حکم کی تصدیق ضلع جج، علی گڑھ کی اپیل میں کی گئی اور اس حکم کو چیلنج کرنے والی الہ آباد ہائی کورٹ میں نظر ثانی کی درخواست کو مسترد کر دیا گیا۔ خصوصی چھٹی کے ساتھ بابولال نے اس عدالت میں اپیل کی ہے۔

ضابطہ فوجداری کا باب XXXV انصاف کے انتظام کو متاثر کرنے والے بعض جرائم کی صورت میں مجرموں کے خلاف قانونی کارروائی کے لیے اپنائے جانے والے طریقہ کار کا تعین کرتا ہے۔ دفعہ 476 ضابطہ فوجداری کی دفعہ 195 (1) (بی) اور (سی) میں مذکور جرائم کے لیے مجرموں کے خلاف قانونی کارروائی کا طریقہ کار طے کرتی ہے۔ اگر کسی سول، ریونیو یا فوجداری عدالت کی رائے ہے کہ انصاف کے مفاد میں یہ مناسب ہے کہ دفعہ 195 (1) (بی) یا (سی) میں مذکور کسی جرم کی تحقیقات کی جائے جو اس عدالت میں کارروائی میں یا اس کے سلسلے میں انجام دی گئی دکھائی دیتی ہے، تو ایسی عدالت، ایسی ابتدائی تحقیقات کے بعد، اگر کوئی ہو تو، اس سلسلے میں نتیجہ ریکارڈ کر سکتی ہے اور تحریری طور پر اس کی شکایت کر سکتی ہے اور اسے دائرہ اختیار رکھنے والے فرسٹ کلاس کے مجسٹریٹ کو بھیج سکتی ہے۔ دفعہ 476 اے ایک اعلی عدالت کو شکایت کرنے کا اختیار دیتی ہے جہاں ایک ماتحت عدالت نے جرائم کے سلسلے میں اور دفعہ 476 (1) میں مذکور حالات میں ایسا کرنے سے گریز کیا ہو۔ دفعہ 476 بی حکم دینے یا شکایت کرنے سے انکار کرنے کے خلاف اپیل کا حق فراہم کرتا ہے۔ دفعہ 478 اور 479 اس طریقہ کار سے متعلق ہیں جس پر بعض سنگین معاملات میں عمل کیا جا سکتا ہے۔ دفعہ 479 اے جسے 1955 کے ضابطہ فوجداری (ترمیم) ایکٹ 26 کے ذریعے پہلے ذیلی دفعہ کے ذریعے شامل کیا گیا تھا (جہاں تک یہ مادی ہے) فراہم کرتا ہے :

" دفعہ 476 سے 479 میں شامل کسی بھی چیز کے باوجود، جب کوئی سول، ریونیو یا فوجداری عدالت یہ رائے رکھتی ہے کہ گواہ کے طور پر اس کے سامنے پیش ہونے والے کسی شخص نے عدالتی کارروائی کے کسی بھی مرحلے میں جان بوجھ کر جھوٹا ثبوت دیا ہے یا عدالتی کارروائی کے کسی بھی مرحلے میں استعمال ہونے کے مقصد سے جان بوجھ کر جھوٹا ثبوت تیار کیا ہے، اور یہ کہ، جھوٹی گواہی کی برائیوں کے

خاتمے اور جھوٹے شواہد کی من گھڑت تخلیق کے لیے اور انصاف کے مفاد میں، یہ مناسب ہے کہ ایسے گواہ پر اس جرم کے لیے مقدمہ چلایا جائے جو اس کے ذریعے انجام دیا گیا معلوم ہوتا ہے، عدالت فیصلے کی فراہمی کے وقت یا اس طرح کی کارروائی کو نمٹانے کے حتمی حکم کے وقت، اس سلسلے میں اپنی وجوہات بیان کرتے ہوئے ایک نتیجہ ریکارڈ کرے گی اور اگر وہ مناسب سمجھے۔

" دفعہ 476 سے 479 کے تحت کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی جس میں کسی شخص پر جھوٹا ثبوت دینے یا من گھڑت بنانے کے لیے مقدمہ چلانا شامل ہے، اگر ایسے شخص کے سلسلے میں اس دفعہ کے تحت کارروائی کی جا سکتی ہے۔

ذیلی دفعہ (6) کی شرائط سے یہ واضح ہے کہ اگر معاملہ ذیلی دفعہ (1) کے تحت آتا ہے تو صرف اس طرح سے مقرر کردہ طریقہ کار ہی لاگو ہوتا ہے۔ لیکن ذیلی دفعہ (1) کا ایک محدود عمل ہے۔ یہ صرف عدالت کے سامنے پیش ہونے والے گواہ کے خلاف قانونی کارروائی پر لاگو ہوتا ہے، جس نے عدالتی کارروائی کے کسی بھی مرحلے میں جان بوجھ کر غلط ثبوت دیا ہے یا عدالتی کارروائی کے کسی بھی مرحلے میں استعمال ہونے کے مقصد سے جان بوجھ کر جھوٹے ثبوت بنائے ہیں۔ اس لیے ذیلی دفعہ کا سہارا صرف اس معاملے میں لیا جا سکتا ہے جو تعزیرات ہند کی دفعہ 193 کے پہلے پیراگراف اور متعلقہ دفعہ 194 اور 195 کے تحت آتا ہے جب عدالت کے سامنے پیش ہونے والے گواہ کے ذریعے اس کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔

مدعیوں کی طرف سے دائر سول سوٹ میں بابو لال سے گواہ کے طور پر پوچھ گچھ کی گئی۔ انہوں نے 25 جولائی 1917 کے معاہدے کا ثبوت پیش کیا۔ منسیف کی رائے میں یہ دستاویز جعلی دستاویز تھی۔ تاہم منسیف نے مقدمے کو نمٹانے کے اپنے فیصلے میں یہ رائے درج نہیں کی کہ جھوٹی گواہی کی برائیوں کے خاتمے اور جھوٹے شواہد کو من گھڑت بنانے کے لیے، اور انصاف کے مفاد میں بابو لال کے خلاف جان بوجھ کر جھوٹے، ثبوت دینے کے جرم کے لیے، یا عدالتی کارروائی کے کسی بھی مرحلے پر استعمال ہونے کے مقصد سے جان بوجھ کر جھوٹے شواہد کو من گھڑت بنانے کے لیے مقدمہ چلانا مناسب تھا۔ اس لیے وہ مقدمہ نمٹانے کے بعد جھوٹے ثبوت دینے یا جھوٹے ثبوت بنانے کے جرم کی شکایت نہیں کر سکتا تھا۔ ٹرائل کورٹ نے اپنے دائرہ اختیار پر اس پابندی کو قبول کر لیا اور دفعہ 476 فوجداری ضابطہ اخلاق کے تحت تفویض کردہ اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ہدایت کی کہ دھوکہ دہی یا بے ایمانانہ طور پر کسی دستاویز کو حقیقی کے طور پر استعمال کرنے کے جرم کی شکایت کی جائے جسے بابو لال جانتے تھے یا اس پر یقین کرنے کی وجہ تھی کہ یہ جعلی دستاویز ہے۔

بابو لال کے وکیل کی طرف سے یہ استدعا کی گئی ہے کہ تعزیرات ہند کی دفعہ 471 کے تحت کسی جرم کی شکایت ضابطہ فوجداری کی دفعہ 479 اے کے تحت بھی کی جا سکتی ہے نہ کہ دوسری صورت میں۔ دفعہ 479 اے میں استعمال ہونے والا فقرہ واضح اور غیر واضح ہے۔ اس میں ضابطہ فوجداری کی دفعہ 195 (1) (بی) اور (سی) میں مذکور جرائم کے سلسلے میں دفعہ 476 سے 479 کے تحت کارروائی کرنے کے لیے عدالت کے دائرہ اختیار کو خارج کر دیا گیا ہے، صرف اس صورت میں جب عدالت میں گواہ کے طور پر پیش ہونے والے شخص نے عدالتی کارروائی کے کسی بھی مرحلے میں جان بوجھ کر غلط ثبوت دیے ہوں یا عدالتی کارروائی کے کسی بھی مرحلے میں استعمال ہونے کے مقصد سے جان بوجھ کر جھوٹے ثبوت بنائے ہوں۔ دفعہ 471 تعزیرات ہند کے تحت قابل سزا جرم دھوکہ دہی یا بے ایمانانہ طور پر کسی بھی دستاویز کو حقیقی کے طور پر استعمال کرنے میں سے ایک ہے جسے ملزم جانتا ہے یا جس پر یقین کرنے کی وجہ جعلی

دستاویز ہے، ضابطہ فوجداری کی دفعہ 479اے(1) کے زیر غور زمرے میں نہیں آتا ہے اور اس لیے کوڈ کی دفعہ 476 کے تحت کارروائی کرنے کا عدالت کا اختیار دفعہ 479اے کی ذیلی دفعہ (6) سے متاثر ہوتا ہے۔ اس عدالت نے رگھوبیر پرساد دودھ والا بمقابلہ چامن لال مہرا اور ایک اور(1) میں مشاہدہ کیا :

"دفعہ 479اے کا خصوصی طریقہ کار صرف عدالتی کارروائی کے کسی بھی مرحلے میں جھوٹے ثبوت دینے کے عمل یا عدالتی کارروائی کے کسی بھی مرحلے میں استعمال ہونے کے مقصد سے جھوٹے ثبوت بنانے کے لیے گواہ پر مقدمہ چلانے کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ اس سیکشن میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو دیگر جرائم کے سلسلے میں کوڈ کے ذریعہ مقرر کردہ کسی دوسرے طریقہ کار کے اطلاق کو روکتا ہو*** اس روشنی میں دفعہ 479اے کے ذریعے مقرر کردہ خصوصی طریقہ کار کی جانچ کرتے ہوئے، یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ عدالتی کارروائی کے کسی بھی مرحلے میں جان بوجھ کر جھوٹے ثبوت دینے کا عمل اور ضابطہ فوجداری کی دفعہ 479اے میں مذکور عدالتی کارروائی کے کسی بھی مرحلے میں استعمال ہونے کے مقصد سے جھوٹے ثبوت بنانے کا عمل وہ اعمال ہیں جن کی سزا تعزیرات ہند کی دفعہ 193اور باب 11 میں تسلیم شدہ دفعات کے تحت دی جاتی ہے۔

یہ سچ ہے کہ جھوٹے شواہد کو من گھڑت بنانے کے عمل کے کچھ اجزاء جن کی سزا تعزیرات ہند کی دفعہ 193 کے تحت دی جاتی ہے اور جھوٹی دستاویز بنانے اور اس طرح تعزیرات ہند کی دفعہ 463اور 464 کے معنی میں جعل سازی کا ارتکاب عام ہیں۔ کوئی شخص کسی کتاب یا ریکارڈ میں غلط اندراج کر کے یا غلط بیان پر مشتمل کوئی دستاویز بنا کر، اگر دفعہ 463 کی مقرر کردہ شرائط پوری ہو جاتی ہیں، تو جعل سازی کا جرم کر سکتا ہے۔ لیکن اہم جزو جو دفعہ 192 انڈین پینل کوڈ کے معنی کے اندر جھوٹے شواہد کی من گھڑت تشکیل کرتا ہے، اس کے علاوہ کسی صورت حال کو وجود میں لانے یا جھوٹے دستاویز کو جامع اظہار کا استعمال کرنے کے لیے بنانے کا ارادہ یہ ہے کہ اس طرح پیدا ہونے والا حالات یا جعلی دستاویز عدالتی کارروائی میں، یا کسی سرکاری ملازم کے سامنے یا ثالث کے سامنے ثبوت میں ظاہر ہو سکتا ہے، اور کارروائی کے نتیجے میں کسی بھی اہم مواد کو چھوتے ہوئے غلط رائے کی تشکیل کا باعث بن سکتا ہے۔ جعل سازی اور جھوٹے شواہد کو عدالتی کارروائی میں استعمال کرنے کے مقصد سے من گھڑت بنانے کے جرائم اس لیے واضح ہیں، اور دفعہ 479اے فوجداری ضابطہ اخلاق میں بیان کردہ مقصد کے لیے جھوٹے شواہد کو من گھڑت بنانے کی وضاحت کے اندر، جعل سازی کا جرم شامل نہیں ہے۔ کسی بھی صورت میں تعزیرات ہند کی دفعہ 471 کے تحت جرم کی سزا کو کبھی بھی دفعہ 479اے کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت نہیں لایا جا سکتا۔ لہذا کسی ایسے شخص کے خلاف کارروائی کرنے کے لیے جس نے کسی عدالتی کارروائی میں بے ایمانانہ یا دھوکہ دہی سے جھوٹی دستاویز کا استعمال کیا ہو، صرف دفعہ 476 کوڈ آف کرمنل پروسیجر کا سہارا لینا پڑ سکتا ہے۔

ہم ان کی صحیح تشریح سے نمٹنے کے لیے اس عدالت کی طرف سے کیے گئے مندرجہ ذیل مشاہدے کی طرف اشارہ کر سکتے ہیں۔ 479 شبیر حسین بھولو بمقابلہ ریاست مہاراشٹر میں ضابطہ فوجداری (1) :

"اس کے بعد یہ ہوگا کہ جہاں دفعہ 476 ایک عام شق ہے جو انصاف کے انتظام کو متاثر کرنے والے مختلف جرائم کے سلسلے میں عمل کیے جانے والے طریقہ کار سے متعلق ہے، جہاں تک دفعہ 193 سے 195 اور دفعہ 471 آئی پی سی کے تحت آنے والے کچھ جرائم کا تعلق اس عدالت سے ہے جس کے سامنے وہ شخص گواہ کے طور پر پیش ہوا ہے اور جس نے مقدمہ نمٹا ہے وہ اکیلے ہی شکایت کر سکتا

ہے۔

ایسا لگتا ہے کہ الفاظ" اور دفعہ 471" نگرانی کے ذریعے داخل ہوئے ہیں۔ عدالت کی طرف سے فیصلے میں پہلے کیے گئے مشاہدے سے یہ واضح ہے کہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 479اے کے خصوصی عمل سے متعلق بحث عدالتی کارروائی کے کسی بھی مرحلے میں جان بوجھ کر غلط ثبوت دینے کے جرم تک محدود تھی۔

اس لیے اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.06.12 11:28
I attest to the accuracy and
integrity of this document